بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۴	۱۳ ماہ ظہور ۱۳۲۵ ھش	۱۵ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ	۱۳ اگست ۱۹۴۶ء	نمبر ۱۸۸

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۲ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۱/۲ ۶ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کانوں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعا کے صحت فرمائیں۔

قادیان ۱۲ ماہ ظہور۔ پہلے عشرہ میں مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل نے سورۂ یونس تک درس القرآن دیا۔ اب قاضی محمد نذیر صاحب ملتانی روزانہ درس دیتے ہیں۔

مکرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ جاوا سماٹرا نے آج صبح ۹ بجے مسجد اقصیٰ میں تعلیم القرآن کلاس میں اپنی تبلیغی جدوجہد کے حالات سنائے۔

کل فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں مکرم چودھری ناصر محمد صاحب سیال کے اعزاز میں دعوت افطار

ڈاکٹر امبیدکار کا اعلان اور اچھوتوں کی مشکلات

اخبار بین حضرات ڈاکٹر امبیدکار کا وہ اعلان پڑھ چکے ہیں۔ جس میں انہوں نے غیر مبہم الفاظ میں کہا ہے۔ کہ اگر ہندو کانگرس نے اچھوتوں کے جائز مطالبات کو نہ مانا تو کچھ عجب نہیں۔ کہ میں اپنی قوم کو یہ مشورہ دوں۔ کہ وہ اسلام قبول کرلے جو اونچ نیچ کے امتیازات کو مٹا دیتا ہے ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ اچھوتوں کی بقا اسی میں ہے۔ کہ پونا پیکٹ منسوخ ہو۔ اور اچھوتوں کو جداگانہ انتخاب کا حق ملے ورنہ اچھوت برباد ہو جائینگے۔

چند ہی روز ہوئے ہم مسلمانوں کو اس نہایت ضروری بات کی طرف متوجہ کر چکے ہیں۔ کہ وہ اچھوتوں کی امداد کے لئے میدان میں نکلیں۔ اور انہیں پستی اور ذلت کے گڑھے سے نکالکر انسانیت کا مقام دینے کے لئے ہر ممکن کوشش عمل میں لائیں۔ ڈاکٹر امبیدکار کے اس اعلان سے یہ بات واضح ہوتی ہے۔ کہ سمجھدار اچھوت لیڈر اسلام کی اس خصوصیت کے تہِ دل سے قائل ہیں۔ کہ وہ اونچ نیچ کے امتیازات کو مٹا کر حقیقی مساوات قائم کرتا ہے۔ لیکن ابھی وہ اس وہم میں مبتلا ہیں۔ کہ پونا پیکٹ کی تنسیخ چھ سات کروڑ اچھوتوں کو دائمی ذلت سے نجات دلادیگی۔ اور ہندو کانگرس ان کے ساتھ پورا انصاف کریگی۔ گاندھی جی نے ہندو دھرم کے دامن سے چھوت چھات کے دھبہ کو دور کرنے کے لئے بہت کوشش کی۔ اس کے لئے ملک بھر میں دورے کئے۔ کروڑوں روپیہ ہریجن فنڈ کے لئے جمع کیا۔ اخبار نکالے۔ اور ان لوگوں کے لئے "ہریجن" کا لقب تجویز کیا۔ جس کے معنے ولی اللہ کے ہیں۔ مگر افسوس ان سب باتوں کے باوجود وہ ہندو قوم کے سینوں میں اتنی وسعت اور فراخی پیدا نہ کرسکے۔ کہ اچھوتوں کو ہندو مندروں میں داخلہ کی اجازت حاصل ہو جائے۔ اور مندروں میں داخلہ تو کجا ان غریبوں کو کنوؤں سے پانی پینے کا حق بھی حاصل نہ ہوسکا۔ اور یہ بات ظاہر ہے۔ کہ جو کام گاندھی جی ایسا بااثر اور مہاتما کی شان رکھنے والا ہندو لیڈر اپنی قوم سے نہ کراسکا۔ وہ ڈاکٹر امبیدکار کی ایک اپیل سے کس طرح ہو جائے گا۔ سو یہ بات بالکل غلط ہے۔ کہ ہندو قوم اچھوتوں کے ساتھ عزت اور فیاضی کا برتاؤ کرنے کے لئے کسی وقت بھی آمادہ ہوسکے گی۔

باقی رہا پونا پیکٹ کی تنسیخ کا سوال سو یہ بھی اتنا آسان نہیں جتنا شائد ڈاکٹر امبیدکار اور دوسرے اچھوت رہنماؤں نے سمجھ رکھا ہے۔ یہ وہ پیکٹ ہے۔ جسے جان پر کھیل کر گاندھی جی نے حاصل کیا۔ اور جس کو معرض وجود میں لانے کے لئے انہوں نے سردھڑ کی بازی لگادی۔ اور جان دینے کے قریب پہونچ گئے تھے۔ جس چیز کو اتنی کوشش اور قربانیوں سے حاصل کیا گیا۔ اس کے متعلق یہ خیال کرلینا کہ وہ اسے آسانی سے منسوخ کردینگے محض ایک خام خیالی ہے۔ اور پھر ہم تو حیران ہیں کہ ڈاکٹر امبیدکار ایسے سمجھدار اور تجربہ کار انسان اس پیکٹ کی تنسیخ کو اچھوتوں کی مصائب کا حل کس طرح سمجھ رہا ہے۔ فرض کرو۔ یہ پیکٹ منسوخ ہو بھی جائے تو کیا ہوگا کیا اس سے اچھوتوں کی موجودہ حالت زار بدل جائے گی۔ کیا انہیں وہ حقوق حاصل ہو جائینگے۔ جن سے وہ اس وقت محروم ہیں۔ کیا سوسائٹی میں انہیں اونچا درجہ مل جائے گا۔ اور ہندو ان کو بھی اپنے ہی جیسا معزز سمجھنے لگیں گے۔ اور ان سے اسی طرح رشتے ناطے کرنے لگیں گے۔ جس طرح آپس میں کرتے ہیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جن پر پونا پیکٹ کو منسوخ کرانے کی جدوجہد کرنے والوں کو ضرور غور کرنا چاہیئے۔ یہ پیکٹ منسوخ بھی ہو۔ تو زیادہ سے زیادہ اچھوتوں کو جداگانہ انتخاب کا حق حاصل ہوجائیگا اور وہ آئین ساز اسمبلیوں میں زیادہ نمائندگی حاصل کرلیں گے۔ مگر سوال تو یہ ہے۔ کہ آگے کیا ہوگا۔ کیا بات یہیں ختم ہو جاتی ہے۔ کیا اچھوتوں کی شکایات صرف یہی ہیں کہ انہیں جداگانہ انتخاب کا حق نہیں یا اسمبلیوں میں ان کی نمائندگی کافی نہیں۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو آخر اس مطالبہ کا مطلب ہی کیا ہے

جب پیکٹ منسوخ ہونے کے باوجود اچھوتوں کو سوسائٹی میں کوئی عزت حاصل نہیں ہوسکتی۔ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے اور کنوؤں سے پانی بھرنے کا ادنیٰ ترین حق بھی حاصل نہیں کرسکتے۔ تو جداگانہ انتخابات کے حق کو کیا وہ چاٹینگے۔

پس اچھوتوں کو کانگرس سے توقعات وابستہ کرکے وقت کو ضائع نہ کرنا چاہیئے۔ اور اپنے ساتھ ہندوؤں کے ہزاروں سالوں کے سلوک پر نگاہ رکھتے ہوئے ان سے کسی بھلائی کی امید نہ کرنی چاہیئے۔ اسی طرح کسی سیاسی معاہدہ کی ترتیب یا تنسیخ کے چکر میں پڑ کر بھی وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ انہیں جس چیز کی ضرورت ہے وہ صرف اور صرف اسلام ہی ان کو دے سکتا ہے۔ اور اسی کے جھنڈے تلے آکر وہ اپنی موجودہ حالت زار کو بدل سکتے۔ اور دنیا کی معزز ترین اقوام میں شمار ہوسکتے ہیں۔ اور اسی میں ان کی نجات ہے۔ اچھوت اس بات کو خوب سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اپنے مستقبل کو ہندوؤں کے ساتھ وابستہ رکھ کر کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ لیکن صدیوں کے پیدا شدہ ماحول کو تبدیل کرنے کی جرأت بھی نہیں رکھتے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ان کے اندر یہ جرأت پیدا کرنے کی کوشش

ایڈیٹر: روشن محمد ۔ رحمت اللہ خان شاکر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان ... میں ... شائع کیا

غیر احمدیوں کے عقائد اطمینان بخش نہیں ہیں

ذیل کے خط سے جو ایک معزز فوجی افسر نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا ہے۔ معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ احمدیت کی تبلیغ کس طرح قلوب پر گہرا اثر کرتی ہے۔ اور معقول پسند غیر احمدی بھی اپنے عقائد کی کمزوری کو محسوس کرتے ہیں۔ قلوب میں یہ تبدیلی بتاتی ہے۔ کہ اگر احباب جماعت پورے زور کے ساتھ تبلیغ میں لگ جائیں۔ تو خدا تعالےٰ کے فضل سے شاندار نتائج نکل سکتے ہیں۔ (اڈیٹر)

خط حسب ذیل ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،۔

میں خالص دل سے آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ہر دعوے پر ایمان لاتا ہوں۔ خداوند کریم مجھے قرآن پاک اور اس کے حکموں پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔ بذریعہ خط میں آپ کی بیعت کرتا ہوں۔

میں احمدی اس لئے ہوا ہوں۔ کہ میرے باپ کا ماموں پہلے احمدی تھے۔ جب کبھی وہ ہمارے گھر آتے تو ہر وقت کوئی نہ کوئی مذہبی بحث شروع کرتے۔ ان کو اس راستہ صحیح سے ہٹانے کے لئے میرے والد صاحب دور دور سے مولوی لاتے لیکن کسی سے جواب نہ بن پڑتا۔ آخر مجبور ہو کر کافر لعین کے لفظ پر ختم کر کے چل دیتے۔

میں اپنے والد سے پوچھتا۔ کہ انہوں نے کوئی ٹھیک بابا کو جواب نہیں دیا۔ تو ابا جی بھی مانتے کہ ہمارا مذہب جو کہ اہلسنت الجماعت ہے۔ اس میں بہت کمزوریاں ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ مجھے بھی حقیقت کی تلاش ہوئی۔ تو کئی آدمیوں سے پوچھا۔ کسی سے جواب نہ بن پڑتا۔ اس نشیب و فراز نے میرے دل پر اثر کر دیا۔ وہ اثر محض میرے بابا جن کا نام فضل محمدؐ (احمدی) موضع بجولہ ریاست کپورتھلہ کے ہیں۔ انکی تبلیغ سے ہوا۔ خداوند کریم اپنے امتحانات سے بچائے اور سیدھے راستہ پر قائم رکھے۔ میرے گھر میں اہلیہ وغیرہ سخت برخلاف ہیں۔ میرے لئے آپ دعا فرمائیں۔ اللہ ان کو بھی ہدایت دے۔ تعلیم خود ہو بیدار

فضل محمدؐ (احمدی) بتاریخ ۳۰/ ۷/ ۴۶

تعلیم الاسلام کالج کی ہائیکنگ پارٹی

تعلیم الاسلام کالج قادیان کے طلباء کی ایک ہائیکنگ پارٹی چودھری محمد علی صاحب ایم۔ اے پروفیسر کالج ہذا کی قیادت میں پانگی (ریاست چمبہ) کے علاقہ پر گئی ہوئی تھی۔ جو اب بخیریت واپس پہنچ چکی ہے۔ وہاں ان سے جو سلوک ہوا۔ وہ چودھری صاحب موصوف کے مندرجہ ذیل خط سے عیاں ہے جو انہوں نے وہاں سے ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تحریر کیا تھا۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہندو اکثریت کے علاقوں میں مسلمانوں کے ساتھ خواہ وہ مہمان ہی کیوں نہ ہوں کیسا تنگدلانہ اور تعصب کا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ (اڈیٹر)

چودھری صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ:۔

سیدی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

حضور کے خدام کالج ہائیکنگ پارٹی اس وقت کلاڑ پانگی میں چار روز سے ٹھیرے ہوئے ہیں۔ اس جگہ سارے پانگی میں جہاں تک خاکسار کے علم کا تعلق ہے۔ صرف ایک سنار مسلمان ہے۔ باقی سب کٹر ہندو ہیں۔ یہاں پر ایک بنگالی "سوامی جی" ہیں۔ انہوں نے ہمارے راشن اور قلیوں کی فراہمی میں سخت دقت پیدا کی ہے۔ یہاں سرکاری ڈپو ہے۔ اور آٹا وغیرہ یہاں سے ملتا ہے لیکن پہلے ہی دن سوامی جی نے خود آ کر ڈپو والے کو ہمیں آٹا دینے سے روک دیا۔ سوامی جی کا لوگوں میں بہت رسوخ ہے۔ یہاں تک کہ سرکاری ملازمین اور افسروں کا راشن بھی بعض اوقات بند کر دیتے ہیں۔ یہاں پر کچھ آریہ سماجی بھی آئے ہوئے ہیں۔ وہ بھی شرارت کر رہے ہیں۔ پارٹی کا پروگرام ٹوٹ رہا ہے۔ اور جب تک راشن نہ ہو۔ واپس آنا سخت مشکل ہے۔ پانگی کی چڑھائی اور میلوں میل برف پر چلنے کی وجہ سے اور بارش میں بھیگ جانے کے باعث اور خوراک کی قلت کے سبب سے پارٹی کے اکثر ممبر بیمار ہو چکے ہیں۔ اگرچہ یہاں ہسپتال ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب جو نہایت شریف آدمی ہیں۔ ہماری مدد کر رہے ہیں۔ اور ہمارے اپنے پاس بھی کچھ دوائیاں ہیں۔ پھر بھی پانگی کا راستہ واپس طے کرنا مشکل ہے۔ جب تک پورا سامان خوراک نہ ہو۔ اور قلی نہ ہوں۔ قلیوں کو بھی سوامی جی نے بہکا دیا ہے۔ یہاں لوگ کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ لوگ ہمارا دھرم بھرشٹ کرنے آئے ہیں۔

والسلام ۔ خاکسار طالب دعا

محمدؐ علی ہائکنگ پارٹی پانگی۔

دعا کیلئے نام کس طرح پیش ہو سکتا ہے؟

تحریک جدید کے دفتر اول کے وہ مجاہدین جن کے دس سال پورے وصول ہونے پر ان کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اپنے قلم مبارک سے لکھا ہوا اظہار خوشنودی کا سرٹیفکیٹ دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید سے تقسیم ہو رہا ہے۔ اب یہ ان کا بارھواں سال جا رہا ہے۔ ایک خاصی تعداد اپنے بارھویں سال کی سالم رقم ادا کر چکی ہے۔ مگر ایک بڑا حصہ احباب کا ایسا ہے۔ جس نے بارھواں سال تا حال ادا نہیں فرمایا۔ ان سے گزارش ہے۔ کہ وہ براہ کرم ۲۹ رمضان المبارک تک اپنے بارھویں سال کا وعدہ سو فی صدی مرکز میں داخل کر دیں۔ تا ان کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کیا جائے۔

دفتر دوم کے وہ مجاہدین۔ جو اب سے شامل ہو رہے ہیں۔ وہ طالب علمی یا بیکاری یا تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت کا احساس نہ ہونے کے سبب پہلے شامل نہیں ہو سکے مگر اب اللہ تعالےٰ نے ان کو توفیق بخش دی ہے۔ کہ وہ تحریک جدید دفتر دوم کے سال دوم میں شامل ہو جائیں۔ دفتر دوم میں شامل ہونے کے لئے اصول یہ ہے کہ کم سے کم اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ ادا کرے۔ پس وہ جو دفتر دوم کے سال دوم میں شامل ہیں۔ یا کسی کا سال اول کا چندہ واجب الادا ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ ۲۹ رمضان المبارک تک اپنا وعدہ پورا کر کے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعا حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

صدقۃ الفطر کی ادائیگی فرض ہے

ہر مسلمان کے لئے صدقۃ الفطر کا ادا کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ نوزائیدہ بچہ کی طرف سے بھی صدقۃ الفطر ادا کرنا لازمی ہے۔ چونکہ یہ فنڈ غرباء و مساکین کی حاجتوں کو پورا کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ اس لئے مقامی جماعت میں اگر حقیقی غریب اور مساکین ہوں۔ تو صدقۃ الفطر کی فراہم شدہ رقم میں سے ان کی مناسب امداد کی جا سکتی ہے۔ جس کے بعد باقی حصہ مرکز میں بھیج دینا چاہیئے۔ تا مرکز میں دار الشیوخ یتامیٰ اور مساکین کو یہ رقم تقسیم کی جا سکے۔ وہ بھی عید کی خوشی کے سامان پیدا کر سکیں۔ فطرانہ کی مقدار ہر فرد کے لئے ایک صاع یعنی پونے تین سیر غلہ مقرر ہے۔ نصف صاع بھی دیا جا سکتا ہے۔ لیکن مستحب پورا صاع ہے۔ صدقۃ الفطر میں جنس کی بجائے قیمت بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ جو گندم کے موجودہ نرخ کے لحاظ سے قادیان میں بارہ آنے ۱۲ بنتی ہے اور نصف صاع کے لئے ۶ آنے۔ دوسرے مقامات کے احباب اپنے ہاں گندم کے نرخ کے لحاظ سے صدقۃ الفطر کی رقم کم و بیش کر سکتے ہیں۔ (ناظر بیت المال)

درس الحدیث

عمر بھر کا روزہ از روئے اسلام ممنوع ہے

فرمودہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

گزشتہ سے پیوستہ

لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ. جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اسنے کوئی روزہ نہ رکھا۔

یہ فقرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے فرمایا وہ ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے انہیں بلا بھیجا۔ یا ان سے خود ملے۔ اور ان سے فرمایا کہ مجھے اطلاع ملی ہے (اِنَّكَ تَصُوْمُ الدَّهْرَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ) کہ آپ ہمیشہ روزہ رکھتے ہیں۔ اور رات بھر عبادت کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ درست ہے فرمایا (اِذَا فَعَلْتَ ذَالِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ) اگر ایسا کرتے رہے تو آنکھوں میں گڑھے پڑ جائینگے۔ یعنی نظر جاتی رہے گی۔ اور جان نڈھال ہو کر رہ جائے گی۔ فرمایا ہر ماہ میں تین روزے رکھا کرو۔ یہی عمر بھر کا روزہ ہے۔ کیونکہ نیکی کا بدلہ دس گنا ملتا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ کہ میں زیادہ رکھ سکتا ہوں۔ فرمایا اگر رکھنے ہی ہیں تو داؤد علیہ السلام کی طرح ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن رکھا کرو۔ وہ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ مگر اسکے باوجود وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى یعنی جب دشمن کا مقابلہ کرتے تو بھاگتے نہ تھے۔ یعنی روزہ رکھنے کے باوجود اس قدر اہتمام رکھا کرتے تھے۔ کہ جسم و جان کی قوت و طاقت قائم رہے۔ حضور نے انہیں نصیحت کی۔ اور فرمایا ایسا نہ کیا کرو۔ روزہ بھی رکھو افطار بھی کرو۔ عبادت بھی کرو۔ اور سوؤ بھی (فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا) تیرے جسم کا بھی تجھ پر حق ہے۔ تیری آنکھ اور تیری بیوی اور تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے۔ ان تمام حقوق کا صحیح تناسب سے ادا کرنا اللہ تعالے کا منشاء ہے نہ کہ انہیں ضائع کرنا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا آخر میں یہی حال ہوا۔ اور وہ حسرت سے کہتے یالیتنی قبلت رخصۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم اے کاش میں رسول اللہ کی بتائی ہوئی سہولت کو قبول کر لیتا۔

اسلام رہبانیت کے ذریعہ سے گناہوں سے نجات دلانے کا قائل نہیں۔ اور نہ جسم و جان کو یونہی دکھوں میں ڈال کر وصال الٰہی حاصل کرنے کی تلقین کرتا ہے صرف اور صرف ایک ہی راہ اور ایک ہی دروازہ ہے۔ جس کے ذریعہ انسان کو لقائے الٰہی کا شرف حاصل ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالے کی مرضی کے ماتحت اپنے نفس اور اس کی خواہشات کو لے آئے۔ یہ وہ بات ہے۔ جس کے ذریعہ روزہ دار کے مونہہ کی بو مشک و عنبر کی خوشبو سے بھی اللہ تعالے کو زیادہ پیاری ہے۔ اور یہی وہ راز ہے جو فرماتا ہے کہ انا اجزی بہ کہ میں اپنے ایسے بندے کی آپ جزا ہوتا ہوں۔

عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ اللہ کو علم ہے کہ تم اپنے نفسوں کی خیانت کیا کرتے تھے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب کا عنوان اس آیت سے قائم کیا ہے۔ جس میں مذکورہ بالا فقرہ وارد ہوا ہے۔ اور جو احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم سے شروع ہوتی ہے۔ اس میں کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات اور مالی تصرفات کے متعلق آٹھ اوامر اور نواہی مذکور ہیں۔ اس باب کے عنوان کے ماتحت جو روایت نقل کی گئی ہے۔ اس کا ترجمہ خلاصۃً یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی عادت تھی کہ جب ان میں سے کوئی روزہ دار ہوتا۔ اور شام کو افطار کرنے سے پہلے سو جاتا۔ تو پھر وہ رات کو نہ کھاتا۔ اور دوسرے دن بھی نہ کھاتا یہاں تک کہ شام ہوتی۔ اور پھر افطار کرتا قیس بن صرمہ انصاری رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے۔ کہ وہ روزہ دار تھے۔ جب روزہ کھولنے کا وقت ہوا تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے۔ اور پوچھا کچھ کھانے کو ہے اس نے کہا نہیں۔ لیکن میں جاتی ہوں۔ اور مہیا کر کے لے آتی ہوں۔ (وہ گئی) قیس سارا دن محنت مزدوری کیا کرتے تھے (تھکے ماندے تھے) ان کی آنکھ لگ گئی۔ اور جب ان کی بیوی آئی اور انہیں سوئے ہوئے دیکھا تو بولی۔ ہائے بدنصیبی۔ جب دوسرے دن دوپہر کا وقت ہوا وہ (بھوک کے مارے) بے ہوش ہو گئے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم اور یہ آیت بھی نازل ہوئی وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود۔ اس روایت سے مندرجہ ذیل باتیں ظاہر ہیں۔

(۱) صحابہ کرام رمضان کے مہینہ میں بیویوں سے رات کو بھی ازدواجی تعلقات رکھنا حرام سمجھا کرتے تھے۔

(۲) بوقت افطاری سونے سے قبل اگر کھانا نہ کھایا جاتا تو پھر اسکے بعد نہ رات کو کھانا جائز سمجھتے اور نہ دن کو یہاں تک کہ دوسرے دن مغرب کا وقت ہو جاتا۔

(۳) ان دونوں باتوں کی پابندی صحابہ کرام میں پائی جاتی تھی۔

(۴) آیت احل لکم لیلۃ الصیام الرفث بعد میں نازل ہوئی۔ اور اس کے نزول سے قبل ماہ رمضان کے روزوں کے بارے میں مخصوص آیات نازل ہو چکی تھیں۔ اور صحابہ کرام حکم فلیصمہ کی تعمیل میں اسی طریقہ سے عمل کیا کرتے تھے۔ جس کا ذکر مذکورہ بالا روایت میں ہے۔

(۵) فرحوا فرحاً شدیداً۔ صحابہ کرام مذکورہ بالا اجازت ملنے سے بہت ہی خوش ہوئے

بیشتر اسکے کہ ان حالات کا ذکر کیا جائے۔ جن میں مذکورہ بالا طریق سے روزہ رکھا جاتا تھا۔ یہ بتلا دینا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ آیت علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم کی تشریح میں بعض مفسرین نے طبری۔ مجاہد۔ عطا بن ابی رباح۔ عکرمہ۔ سدی اور قتادہ کے حوالہ سے ایسی روایتیں نقل کی ہیں۔ جن سے پایا جاتا ہے کہ صحابہ کرام نے ازدواجی تعلقات سے رکنے کی پابندی کو توڑا۔ اور اس لئے ان کے متعلق کہا گیا۔ علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم چونکہ تم خیانت کیا کرتے تھے۔ اس لئے اب حکم میں تخفیف کی جاتی ہے۔ مگر یہ بات درست نہیں۔ احکام الٰہی کی خلاف ورزی کے لئے قرآن مجید خانوا اللہ وغیرہ کے الفاظ وارد ہوئے ہیں امام موصوف نے ان تمام روایات کو غیر مستند اور غیر صحیح سمجھتے ہوئے نظر انداز کر دیا ہے۔ اور مفسرین کی مذکورہ بالا تشریح قبول نہیں کی بلکہ اسکے برخلاف جو مستند روایت محولہ بالا آیت کی تشریح میں لائے ہیں۔ اس سے یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ صحابہ کرام نہایت سختی سے روزہ کی شرطیں پوری کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض وقت وہ جاں بلب بھی ہو جاتے۔ مگر ان شرطوں کو نہ توڑتے۔ اس واقعہ کے پیش نظر امام موصوف نے تختانون انفسکم کا مفہوم یہ لیا ہے۔ کہ صحابہ کرام اپنے نفس کو اس کے ضروری اور لابدی حقوق سے محروم کر دیا کرتے تھے۔ وہ اپنے دستور اور اپنی سمجھ کے مطابق فلیصمہ کے حکم کے پابند انتہائی حد تک تھے۔ فقرہ علم اللہ کا استعمال قرآن مجید میں امتحان لینے اور آزمانے کے مفہوم میں ہوا ہے۔ مثلاً فعلم ما فی قلوبھم۔ لیعلم اللہ من یخافہ فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین۔ غرض بیسیوں جگہ آزمانے کے مفہوم میں یہ محاورہ استعمال ہوا ہے۔ اس لئے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے آیت کا جو مفہوم پیش کیا ہے۔ وہی دراصل درست اور واقعات کے مطابق ہے۔

محولہ بالا شان نزول کے پیش نظر آیات کا یہ مفہوم ہے کہ صحابہ کو رمضان میں فلیصمہ کا حکم ہوا۔ اور وہ اس حکم کی تعمیل میں کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات سے اس طور سے پرہیز کیا کرتے تھے۔ جس میں نفس کی بہت بڑی حق تلفی ہوتی۔ مگر بعد میں خدا تعالے نے انہیں اجازت دی۔ کہ تم رمضان میں رات کے وقت بیویوں سے تعلقات رکھ سکتے ہو۔ اور فلاں وقت سے فلاں وقت تک کھا سکتے ہو۔ صحابہ کرام اس سے بہت خوش ہوئے کہ وہ اپنے خدا کی آزمائش میں پورے اترے۔ اور خدا کی نظر میں وہ اس مقام پر پہنچ گئے۔ کہ اب ان کا کھانا پینا وغیرہ اپنے خدا کے لئے ہوا۔ دراصل یہ خوشی کی بات تھی۔ نہ اسلئے کہ وہ خدا کے حکموں کی پابندی نہیں کر سکتے تھے۔ اور وہ اس سے آزاد ہو گئے

سیرالیون میں احمدی مبلغین کے ذریعہ تبلیغ اسلام

شمالی صوبہ کا کامیاب تبلیغی دورہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۶ افراد بیعت کرکے سلسلہ میں داخل ہوئے

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج سیرالیون مشن تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

خاکسار مع مولوی عبد الحق صاحب ننگلی مولوی فاضل مولوی محمد اسحاق صاحب صوفی مولوی فاضل اور چودھری نذیر احمد صاحب رائے ونڈی ۷ رمئی ۱۹۴۶ء کو قصبہ "بو" سے سیرالیون کے شمالی علاقہ کی طرف بغرض تبلیغ روانہ ہوئے اور لاری میں ۱۴۰ میل کا فاصلہ طے کرکے عصر کے وقت مگبورکا پہنچے۔ یہ قصبہ کافی بڑا ہے اور موٹر روڈ اور ریلوے لائن پر واقع ہونے کی وجہ سے تجارتی مرکز ہے یہاں ہمارا مشن ۱۹۳۲ء سے قائم ہے۔ اور شمالی صوبے میں ہمارا سب سے بڑا مرکز ہے۔ یہاں ہماری مسجد۔ سکول اور مشن کی عمارتیں بہت اچھی ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ یہاں کے احمدیہ سکول کو اس سال گورنمنٹ کی طرف سے گرانٹ ملنے لگی ہے طالبعلموں کی دینی اور دنیوی تعلیم اور ٹریننگ کا اچھا انتظام ہے۔ مکرم چودھری نذیر احمد صاحب اس سال کے شروع سے اس مشن اور اردگرد کے علاقہ کے انچارج ہیں۔ اور مگبورکا سکول اور مشن وغیرہ کی نگرانی کے علاوہ دوسری جماعتوں میں بھی جاتے اور بہت اچھا کام کراتے رہتے ہیں۔

مگبورکا میں تبلیغ اور دیگر کام

ہم سب مگبورکا میں ایک ہفتہ ٹھہرے، جس کے دوران میں نئے مجاہدین کا جماعت کے احباب اور پیرامونٹ چیف اور قصبہ کے دیگر بڑے بڑے لوگوں سے تعارف کرایا۔ مسجد میں اور پرائیویٹ طور پر وعظ و نصیحت سے احباب کی تربیت کی۔ ہمارے مخلص دوست مکرم سید امین خلیل صاحب نے دو دفعہ ہماری دعوت کی۔ اور کھانے کے بعد دونوں دفعہ ان کے بعض شامی دوستوں سے کافی دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ جس میں ناسخ منسوخ آمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام شیعہ مذہب کے عقائد اور قرآن کریم کی بعض آیات کریمہ زیر بحث رہیں۔ آخر میں ہم نے ان کو حقیقی طور پر اور سچے دل سے تحقیق حق کرنے اور اس بارے میں دعا کرنے کی تحریک کی۔ اس ہفتہ یہاں پر شامیوں اور افریقنوں میں بہت سا عربی و انگریزی لٹریچر بھی فروخت ہوا۔ اس کے علاوہ ہم سب نے مل کر بو احمدیہ سکول کی عمارت کے چندہ کی تحریک کے سلسلے میں ہندوستان اور بیرون ہند کے چیدہ چیدہ احباب کو پچاس خطوط لکھے۔ نیز احمدیہ سکول کا دو دفعہ معاینہ کیا۔

مگبورکا سے موتا

مگبورکا سے ہم اتوار کے دن ۲ بجے پیدل ایک گاؤں موتا روانہ ہوئے گو فاصلہ صرف ۹ میل کا تھا۔ مگر چونکہ کچھ بوجھل ہونے کی وجہ سے سامان اٹھانے والے لڑکے زیادہ نہ چل سکے۔ اور دو تین میل ہم میں سے بھی بعض کو کچھ بوجھ اٹھانا پڑا۔ اس لئے بمشکل رات کے ۹ بجے موتا پہنچے۔ اس سے پہلے ہم کبھی وہاں نہ گئے تھے۔ اور نہ ہی وہاں سے کوئی احمدی تھا۔ اس لئے ہم کو رہائش کے لئے جگہ حاصل کرنے میں کافی مشکل پیش آئی۔ پیرامونٹ چیف خود وہاں موجود نہ تھا۔ اور ٹاؤن چیف نے کوئی خاص توجہ نہ کی۔ اس لئے دس بجے تک کوئی جگہ حاصل نہ کرسکے۔ آخر مگبورکا کے ایک احمدی کے ایک بھائی کے ذریعے ہم کو ایک چھوٹا سا مگر گندا اور پرانا کمرہ ملا۔ ایسے آڑے وقت میں ہم نے اسی کو غنیمت سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ اور تینوں نے وہاں رہائش اختیار کی۔ اور اپنے مضیف کا بھی بہت شکریہ ادا کیا۔ رات کو سخت بارش کی وجہ سے وہ کمرہ تقریباً ہر جگہ سے ٹپکتا رہا۔ جس کی وجہ سے ہم نصف رات کے بعد چارپائیاں اٹھاکر پیرامونٹ چیف کی ڈیوڑھی میں آگئے۔ مگر وہاں بھی وہی مصیبت رہی۔

اگلے دن قصبہ میں پھر کر کچھ تبلیغ کی۔ شام کو ٹاؤن چیف نے ہماری درخواست پر اپنی ڈیوڑھی میں گاؤں کے لوگوں کو جمع کیا۔ اور خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ "اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان کے فوائد" پر لیکچر دیا۔ دو سو کے قریب حاضری تھی۔ اور لوگ اچھا اثر لے کر گئے۔ تیسرے دن بھی شام کو اسی طرح خاکسار اور صوفی محمد اسحاق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور احمدی و غیر احمدی میں فرق پر لیکچر دیئے۔ جو دلچسپی سے سنے گئے۔ آخر میں چند ایک سوالات کے بھی جواب دیئے گئے۔ گو اس گاؤں میں کسی نے بیعت نہ کی تاہم لوگوں نے ہماری باتوں کو اچھی طرح سنا اور الوداع کے موقعہ پر ہم کو دوبارہ ایسے وقت میں آنے کی درخواست کی جبکہ پیرامونٹ چیف خود گاؤں میں موجود ہو۔

ایک نئی جماعت کا قیام

اس گاؤں سے ہم بذریعہ ریل ۹ میل طے کرکے ایک جگہ کمرابائی ماسیلا گئے۔ اور ایک شامی دوست کے ہاں اترے وہاں پہنچتے ہی ایک معزز مسلمان کی درخواست پر شام کے وقت وہاں سے ڈیڑھ میل اس کے گاؤں متوکو نامی گئے اور بعض لوگوں کو اسی شخص کے ذریعہ جمع کرکے تبلیغ کی اور بعدہٗ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھ کر واپس کمرابائی آگئے۔ ہمارے شامی میزبان صاحب بھی ہمارے ساتھ گئے اور ہمارے لیکچر کو سنکر بہت اچھا اثر لیا۔ اگلے دن سارا وقت اس شامی اور اس کے ایک بھائی کو تبلیغ کرنے میں اور سٹیشن کے اردگرد بغرض تبلیغ گھومنے میں گزرا۔ چونکہ متوکو میں ایک دفعہ جانے سے اور وہاں کے بعض افراد کے ہم سے دلچسپی لینے سے ہمیں معلوم ہو گیا تھا کہ اس گاؤں کے لوگ ضرور ہم سے کچھ مانوس ہیں۔ اس لئے اس دن شام کے وقت باوجود بارش کے پھر ہم اپنا تمام سامان اٹھاکر متوکو چلے گئے۔ اور متواتر ایک ہفتہ وہاں رہے۔ جس کے دوران میں لوگوں کو اکٹھا کرکے اور انفرادی طور پر بھی دن رات تبلیغ کی جاتی رہی۔ چنانچہ تیسرے دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۶ افراد نے بیعت کرلی۔ اور ہمارے واپس آنے تک یہ تعداد ۲۶ تک پہنچ گئی۔ اس نئی جماعت کی تربیت کرنے اور اسے منظم کرنے کے علاوہ نئے احمدی امام کو امامت سے متعلق مسائل اور وعظ و نصائح کرنے کا طریق سمجھاتا رہا۔ یہ نئی جماعت بفضلہ تعالیٰ کافی مخلص ہے۔ خصوصاً آٹھ دس افراد احمدیت سے بڑی محبت رکھتے ہیں۔ اب اس جماعت کی تربیت وغیرہ چودھری نذیر احمد صاحب کے سپرد کر دی گئی ہے۔ کیونکہ یہ گاؤں ان کے علاقہ میں ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کے ایمان اور اخلاص میں برکت دے۔

متوکو سے واپس کمرابائی

متوکو ایک ہفتہ قیام کرنے کے بعد واپس کمرابائی ماسیلا آئے اور تقریباً پانچ گھنٹے وہاں کے شامی احباب اور سٹیشن ماسٹر وغیرہ کو تبلیغ اور فروخت کتب کے بعد بذریعہ گاڑی واپس مگبورکا روانہ ہوئے۔ راستے میں گاڑی میں بھی پھر پھر کر تبلیغ اور کتب فروخت کی گئیں۔ نیز ٹریکٹ تقسیم کئے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہم جس شامی دوست مسمی محمد حدرج صاحب کے ہاں کمرابائی میں ایک رات اترے تھے وہ ہماری تبلیغی جدوجہد سے بہت متاثر ہوا اور اس نے مگبورکا احمدیہ مشن کے لئے لوہے کی ایک مضبوط اور اچھی چارپائی ہدیہ کے طور پر ہمیں دی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

مگبورکا سے متوتوکا اور پھر بو "واپسی" مگبورکا پہنچ کر چند ضروری کام سرانجام دیئے۔ پھر بذریعہ لاری "متوتوکا" آئے۔ یہاں پر چند مخلص احمدیوں کی ایک جماعت ہے۔ مسٹر ابراہیم مسٹر تقی احمدی مرحوم کی کوششوں سے بنی ہوئی ایک بڑی اچھی احمدیہ مسجد بھی موجود ہے۔ آج کل یہاں کے پیرامونٹ چیف تقی مرحوم صاحب کے بڑے لڑکے مسٹر اسماعیل ہیں۔ جنہوں نے گو ابھی بیعت نہیں کی مگر احمدیت سے کافی دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور شاید بیعت بھی کرلیں۔ یہاں پہنچ کر ہم چیف ہی کے پاس اترے۔ اور دو دن ٹھیر کر جماعت کے حسابات چیک کرے۔ مسجد میں صبح و شام لیکچر دیئے۔ اور چیف اور اس کے بعض عیسائی رشتہ داروں کو تبلیغ کی قصبے میں پھر کر بعض بڑے لوگوں سے ملے۔ ایک شیعہ شامی سے آدھ گھنٹہ مسئلہ

بحث پر بحث ہوئی۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ سب مجاہدین کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی دے۔ مشکلات دور کرے۔ اور تبلیغ کے بہترین موقع بہم پہنچائے۔ نیز ہمیں صحت اور نیپال کی مہلک بیماریوں سے بچائے رکھے۔ اللّٰھم آمین۔

مسیح ناصری علیہ السّلام نے کوئی جسمانی مردہ زندہ نہ کیا تھا

(انجیل کی شہادت)

از مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم مجاہد نائیجیریا

آج بڑے زور سے کہا جا رہا ہے کہ مسیح علیہ السلام نے جسمانی مردوں کو زندگی دی تھی۔ اور انجیل سے بعض واقعات بھی پیش کئے جاتے ہیں بعض لوگوں کے نام بھی لئے جاتے ہیں کہ دیکھئے فلاں کو زندہ کیا۔ اور فلاں کو قبر میں سے نکال لائے وغیرہ ان باتوں پر بہت لمبی بحثیں ہو چکی ہیں۔ مردہ سے کیا مراد ہے؟ مذہبی اصطلاح میں زندگی دنیا کیا معنی رکھتا ہے؟ یہ سب ہی باتیں زیر بحث آ چکی ہیں۔ لیکن اگر انجیل کو غور سے دیکھا جائے تو ان بالواسطہ ثبوتوں کے علاوہ بلاواسطہ ثبوت بھی مل سکتا ہے کہ مسیح علیہ السلام نے کوئی مردہ زندہ نہ کیا تھا۔

چنانچہ مرقس اپنے تذکرہ میں لکھتا ہے کہ مسیح نے اپنے شاگردوں کو تلقین کی کہ وہ کسی سے اس بات کا ذکر نہ کریں کہ انہوں نے الیاس اور موسیٰ علیہما السلام کو اس کے ساتھ دیکھا تھا۔ اور بادلوں میں سے کوئی آواز سنی تھی۔ اور اس روز کو اس وقت تک چھپائے رکھیں جب تک کہ "ابن آدم" مردوں میں سے جی نہ اٹھے۔ مرقس ۹:۹

حواریوں کے لئے مسیح کا مردوں میں سے جی اٹھنا باعث تعجب نہ ہونا چاہئے تھا۔ کیونکہ ان کی آنکھوں کے سامنے وہ مردوں کو زندہ کرتے رہے تھے اور یہ ان کا خاص معجزہ تھا۔ لیکن ہوتا کیا ہے۔ مرقس اگلی ہی آیت میں یوں بیان کرتا ہے :۔ "اور انہوں نے اس بات کو اپنے تک ہی محدود رکھا۔ اور آپس میں سوال کرتے رہے کہ مردوں میں سے جی اٹھنے کے آخر کیا معنے؟" مرقس ۹:۱۰

اب یہ اشارہ اس قدر واضح ہے کہ اس سے انکار قطعی ناممکن ہے۔ اگر مسیح فی الحقیقت جسمانی مردوں ہی کو زندگی دیا کرتے تھے تو حواری حیران کیوں ہوتے یہ معجزہ تو وہ کئی بار دیکھ چکے تھے۔ لیکن آج جس بات کا ڈھول پیٹا جا رہا ہے حقیقت اس کے خلاف تھی۔ اس لئے مسیح کے حواری یہ بات سن کر کہ وہ مردوں میں سے جی اٹھے گا ورطۂ تحیر میں غرق ہو گئے۔ اور ایک دوسرے سے پوچھتے تھے کہ کیوں بھائی تمہاری سمجھ میں کوئی بات آئی؟ آخر مردہ کیونکر زندہ ہو سکتا ہے۔ ہمارے آقا کس طرح مردوں میں سے زندہ ہو جائیں گے؟

اسی طرح لوقا نے بھی اس عقیدہ کی کہ مسیح مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے قلعی کھولی ہے وہ اپنے تذکرہ میں لکھتا ہے کہ مسیح نے کہا وہ اسے جان سے مار دیں گے اور وہ (مسیح) تیسرے روز جی اٹھے گا۔ لوقا ۱۸:۳۳

گویا وہی بات جو مرقس نے بیان کی ہے یہاں بھی حواریوں کی کیفیت کا اندازہ لگائیے "اور وہ (حواری) ان باتوں میں سے کسی ایک کو بھی نہ سمجھ سکے۔" سوچنا چاہیئے کہ اس کے سمجھنے میں مشکل ہی کیا تھی مسیح مردوں کو زندہ کرتے رہے تھے۔ اور حواری اکثر آپ کے ہمرکاب رہتے تھے اور مردوں کو زندہ ہوتے دیکھتے تھے۔ اب جو انہوں نے اس بات کو قطعی طور پر نہ سمجھا تو اس کی کیا وجہ؟ حقیقت یہ ہے کہ مسیح نے کبھی جسمانی مردے زندہ کئے تھے۔ نہ کبھی حواریوں نے جسمانی مردے زندہ ہوتے دیکھے تھے۔ پس اب جو مسیح کے الفاظ سے ان کو اس بات کی جھلک نظر آئی کہ شاید یہ جسمانی موت مر کر زندہ ہوں گے تو وہ اس بات کو سمجھنے سے قطعی طور پر قاصر ہے۔ ہر دو اظہار اس قدر واضح ہیں کہ ان کی موجودگی میں اس بات پہ اصرار کرنا کہ مسیح جسمانی مردوں ہی کو زندہ کیا کرتے تھے۔ صرف ہٹ دھرمی ہے۔ اور کچھ نہیں۔

دیگر انبیاء کی طرح مسیح علیہ السلام روحانی زندگی عطا کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور یہی کام ہے جو وہ عمر بھر کرتے رہے اور جس کا آپ کو دعویٰ تھا۔ چنانچہ آپ کے ایسے اقوال سے انجیل بھری پڑی ہے بار بار مسیح علیہ السلام کو یہ بات کہنے کی ضرورت پیش آئی۔ اور بار بار یہ بات آپ کے منہ سے نکلی۔

یوحنا ہمیں بتاتا ہے کہ مسیح نے کہا تھا۔ "میں تم سے کہتا ہوں اگر کوئی شخص میرے احکام پر عمل کرے تو اس پر موت کبھی وارد نہ ہوگی"۔ یوحنا ۸:۵۱

لیکن آج مسیح کے زمانہ کے دیگر ماننے والوں کو تو چھوڑئیے۔ بارہ شاگردوں میں سے بھی کوئی ایک بقید حیات نہیں ہے۔ کیا ان میں سے کسی نے مسیح کے احکام پر عمل نہ کیا تھا۔ کیا مسیح علیہ السلام کا آنا کسی ایک شخص کے لئے بھی مفید ثابت نہ ہو سکا۔ یہ تو قطعی ناممکن ہے کہ نبی مبعوث ہو اور کسی ایک شخص کے دل میں بھی صحیح ایمان پیدا نہ ہو سکے۔

دراصل یہاں موت سے مراد روحانی موت مراد ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ جو لوگ نبی کی تعلیم پر سچے دل سے عمل پیرا ہوتے ہیں۔ ان پر روحانی موت کبھی وارد نہیں ہوتی۔ اس موضوع کی تشریح کے لئے انجیل میں اتنی آیتیں بھری پڑی ہیں کہ ان سب کا تحریر کرنا باعث طوالت ہوگا صرف مندرجہ بالا پیش کیا جاتا ہے۔

داڑھی رکھنا شعار اسلامی میں داخل ہے

داڑھی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو متعدد شریعت میں مذکور ہے۔ لکھا ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کم کرنے کا حکم دیا ہے۔

سیدنا امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس شعار اسلامی کو قائم کرنے کے لئے فرماتے ہیں۔ "پس اے میرے بزرگ بھائیو! اور عزیزو! جو اس غلطی میں مبتلا ہو۔ ان سب باتوں کو سوچو۔ اور آئندہ کے لئے ایسی بات کو چھوڑ دو جو شعار اسلامی کے مخالف اور استخفاف شریعت میں داخل ہے۔ تمام دنیا کی نظریں تمہاری طرف لگی ہوئی ہیں لوگ تمہاری ہر حرکت اور سکون کو بغور دیکھتے ہیں۔ کیا ایسی بات ان کے لئے ٹھوکر کا موجب نہیں ہے۔ کیا اس کی وجہ سے سلسلہ کی بدنامی ہوتی ہے یا نہیں۔ کیا لوگ یہ بات زبان پر نہیں لاتے کہ بھئی دیکھو فلاں شخص احمدی ہے۔ اور داڑھی منڈوا کر عیسائیوں یا ہندوؤں کی مشابہت بناتا ہے۔ اور ہم سے یہ چاہتا ہے کہ ہم بھی احمدی ہو جائیں؟ بتاؤ تو سہی تمہاری اس ذرا سی بات کا تمہاری اور سلسلہ کی تبلیغ پر کیا اثر پڑتا ہے۔ لوگ تمہارے دلوں کو نہیں دیکھتے۔ نہ وہ تمہارے مخفی اعمال سے واقف ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے نزدیک بڑا معیار یہی ہے کہ احمدی سلسلہ اگر خدائی سلسلہ ہے۔ تو اس کا ہر فرد اپنے معاملات اور شکل و شباہت میں سچا اسلامی نمونہ ہو۔ پس ایسا نہ کرو کہ تمہاری وجہ سے کسی کو ٹھوکر لگے کیونکہ اس کا وبال نہ صرف اس پر ہوگا۔ بلکہ ان لوگوں پر بھی جو اس کی ٹھوکر کا باعث ہوئے"

احباب جماعت بالا مذکورہ اسلامی ہدایت

خریدار احباب توجہ فرمائیں

تین ہفتہ سے زائد عرصہ تک پوسٹ مینوں کی ہڑتال کی وجہ سے دفتر الفضل میں آمد بالکل بند رہی ہے۔ نہ کوئی وی۔ پی جا سکا۔ نہ کوئی منی آرڈر آ سکا۔ روزمرہ کے اخراجات کو چلانے کے لئے سخت دقتیں پیش آئیں۔ اب کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہڑتال ختم ہو چکی ہے خریدار احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بلا توقف اخبار کی قیمت ارسال کر دیں۔ دفتر کی طرف سے وی۔ پی کا انتظار نہ فرمائیں۔ کیونکہ اس طرح دفتر کو روپیہ پہنچنے میں اور تاخیر ہوگی۔ روپیہ فوری طور پر بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا جائے اور اس طرح دفتر کی شدید پریشانی اور تکلیف کو دور کیا جائے۔ تاہم جو احباب رقم ارسال نہ فرمائیں گے۔ اور نہ ہی کوئی اطلاع دیں گے ان کے نام وی۔ پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ جنہیں وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ (خاکسار مینیجر الفضل)

تحریک وقف جائیداد کی اہمیت!

وقف جائیداد اور وقف آمد کی تحریک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احمدیت اور اسلام کے غلبہ کی بنیاد رکھنے کے لئے مارچ ۱۹۴۴ء میں فرمائی تھی یہ ایک نہایت اہم تحریک ہے۔ جن لوگوں نے ابھی تک توجہ نہیں کی۔ انہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل ارشادات کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔

حضور فرماتے ہیں "ابھی جماعت میں بہت سا حصہ باقی ہے۔ اگر وہ بھی اس امر کو سمجھیں۔ کہ یہ چیز بہت ضروری ہے۔ تو یہ وقف جائداد کا فنڈ بہت زیادہ بڑھ سکتا ہے۔ زمیندار طبقہ نے اس طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ اس وقت تک جس قسم کے لوگوں نے سوا کروڑ روپیہ کی جائیدادیں وقف کی ہیں۔ ان کے مقابلہ میں صرف سرگودھا۔ لائلپور اور منٹگمری کے علاقوں میں ایک کروڑ روپیہ کی جائیدادیں وقف ہو سکتی ہیں۔ اگر وقف جائیداد کی تحریک مکمل ہو جائے۔ اور جن لوگوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا۔ وہ بھی اس میں حصہ لیں۔ تو پھر اس روپیہ کی مقدار جسے ہم ضرورت کے وقت مہیا کر سکتے ہیں۔ اور بھی بڑھ جائے گی۔ اگر صرف پانچ چھ ہزار آدمی ہی اس تحریک میں حصہ لیں۔ تو یہ تحریک بہت مضبوط ہو سکتی ہے میرا اندازہ ہے کہ جماعت کے دوستوں کی ماہوار آمد پچاس ساٹھ لاکھ روپیہ ہے۔ اگر دوست توجہ کریں۔ تو کافی روپیہ ملنے کی اُمید ہو سکتی ہے۔ ابھی بہت سا حصہ جماعت کا ایسا ہے۔ جس نے ابھی اس پر غور نہیں کیا۔ میں بیرونی جماعتوں کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ دوست جائدادیں وقف کریں میں نے اندازہ لگایا ہے کہ ایک کروڑ روپیہ کی جائیدادیں قادیان میں ہی وقف ہو سکتی ہیں۔ قادیان کے ان دوستوں کو بھی جنہوں نے ابھی تک اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ مگر حصہ لینے کی خواہش رکھتے ہیں تحریک کرتا ہوں۔ کہ اس میں شامل ہوں وقت بہت تھوڑا ہے اور کام بہت زیادہ۔ پس دوست جلد اس تحریک میں اپنے نام پیش کریں۔

جن کی جائدادیں نہیں ہیں وہ اپنی آمدنیاں وقف کریں

پھر حضور نے فرمایا:- چونکہ کچھ لوگ اس قسم کے بھی ہوتے ہیں۔ کہ ان کے پاس جائدادیں نہیں ہوتیں لیکن ان کی خواہش ہوتی ہے۔ کہ وہ بھی کسی طرح ثواب میں شامل ہوں۔ اس لئے وہ اگر چاہیں تو وہ بھی اس تحریک میں اپنا نام پیش کر سکتے ہیں۔ کہ علاوہ دوسرے چندوں کے ادا کرنے کے جب کبھی اسلام اور احمدیت کی

وصیتیں

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔
(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

عـ۹۵۱۶ مسماۃ برکت بی بی زوجہ حسن محمد صاحب قوم جٹ عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۴۳ء ساکن میانی ڈوگراں ڈاکخانہ داؤد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ - ۴ - ۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد صرف حق مہر مبلغ صد روپیہ ہے۔ جو بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ:- برکت بی بی نشان انگوٹھا گواہ شد:- حسن محمد خاوند موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد:- چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

عـ۹۵۱۷ مکرم بشیر احمد ولد حاجی الٰہی بخش صاحب قوم درزی پیشہ طالبعلمی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن منگولے ڈاکخانہ جنڈ کے چٹھاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴ جون ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں کیونکہ میرے والد بزرگوار زندہ ہیں ہاں اُن کی طرف سے مجھے ۱۵/- روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز بوقت وفات جو بھی میری مملوکہ جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- بشیر احمد فضل عمر ہوسٹل قادیان۔ گواہ شد:- بشارت الرحمٰن لیکچرار تعلیم الاسلام کالج قادیان۔ گواہ شد:- عبد الاحد بقلم خود ڈاکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ قادیان۔

عـ۹۵۲۵ مکرم علی محمد ولد امام دین صاحب قوم گوجر پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۹ء ساکن کوٹلہ گوجراں ڈاکخانہ کاہنووان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵-۴-۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت دس بگہ زمین ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- علی محمد کوٹلہ گوجراں موصی بقلم خود گواہ شد:- نذیر احمد پسر موصی گواہ شد:- حکیم احمد الدین مبلغ بیٹ بھینی میلوان۔

عـ۹۵۲۷ مسماۃ اقبال بیگم زوجہ غلام رسول صاحب ٹیلر ماسٹر قوم بھٹی عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۵ء ساکن کلاسوالہ علی پور ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸-۴-۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حق مہر مبلغ ۵۰۰/- جو میں نے اپنے خاوند سے بصورت اراضی تعداد پانچ مرلہ منجملہ دس مرلے بشراکت خاوند مذکور کے حصہ دار ہوں۔ واقعہ قادیان دار البرکات شرقی ۔ نیز اس کے علاوہ زیورات طلائی ۱/۲ تولہ زیورات نقرئی ۳۰ تولے ہیں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مبلغ دس روپے ماہوار اپنے خاوند سے جیب خرچ وغیرہ کے لئے ملتے ہیں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں کمی بیشی کے متعلق اطلاع دیتی رہوں گی۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ:- اقبال بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد:- خادم علی موصی: - گواہ شد:- خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

عـ۹۵۲۶ مسماۃ سارہ بیگم زوجہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب قوم گھمان عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ رحمت خان ڈاکخانہ مومن ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳-۲۶-۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت سوائے مہر مبلغ چار صد روپیہ اور کوئی نہیں ہے۔ جو میں نے اپنے خاوند سے مختلف صورتوں میں وصول کر لیا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز اگر کوئی جائیداد میری وفات پر ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی:- الامتہ:- سارہ بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد:- محمد ابراہیم خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- خورشید احمد انسپکٹر وصایا:-

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ ایڈیٹر

۹۵۳۹ :- منکہ طاہرہ ناہید ولد میاں محمد اکبر علی قوم ارائیں عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیاں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۵-۱۹۴۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد بصورت زیور مبلغ ۵۰۰/- روپے ایک ہزار روپیہ مہر بذمہ خاوند جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر کوئی جائیداد بوقت وفات میری ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

الامتہ :- طاہرہ ناہید موصیہ بقلم خود۔

گواہ شد :- محمد اکبر علی والد موصیہ

گواہ شد :- عطاء اللہ خاوند موصیہ

گواہ شد :- فیض عالم خاں جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

ھُوالشّافی

درد دنداں کی انمول دوا دانتوں کے درد کیلئے اکسیر

روتا آئے اور ہنستا جائے

جو اصحاب دانتوں کے شدید درد میں مبتلا ہوں اور کافی دیر تک علاج کرانے کے باوجود آرام کی صورت نظر نہ آتی ہو تو مقامی اصحاب کم از کم پانچ منٹ تک ہمارے پاس بطور آزمائش تشریف لا کر تسلی فرما سکتے ہیں بعد میں ایک شیشی جس کی قیمت دو روپیہ ہے خرید کر خود استعمال کر سکتے اور دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں بیرونی اصحاب خرچ پیکنگ اور ڈاک کے ذمہ دار ہونگے پہلی ہی دفعہ لگانے سے درد فوراً جاتا رہتا ہے

ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی ممتحن چشم الحکم سٹریٹ قادیان

این ڈبلیو آر سروس کمیشن لاہور

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ دہلی کے آفس میں آفس کلرکوں کی ۴۵ عارضی آسامیاں پُر کرنے کے لئے امیدواروں کی طرف سے مورخہ ۲۰-۹-۴۶ تک مطبوعہ فارموں پر درخواستیں مطلوب ہیں۔ جو این۔ ڈبلیو۔ آر کے تمام بڑے سٹیشنوں سے مبلغ ایک روپیہ قیمت پر دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ان آسامیوں میں ۲۷ مسلمانوں۔ ایک اینگلو انڈین اور ہندوستان میں رہائش پذیر یورپینوں۔ چار سکھوں۔ پارسیوں اور انڈین کرسچنوں اور ایک اچھوت اقوام کے لئے ریزرو ہیں۔ تنخواہ مبلغ ۴۰/- روپیہ ماہوار (عارضی) مبلغ ۶۰-۲-۵۰-۲½-۳۰ روپیہ کے سکیل میں دی جائے گی۔ اور اس کے علاوہ مہنگائی الاؤنس اور دیگر الاؤنس قواعد کے مطابق منظور شدہ دیے جائیں گے۔ بنزدعاینی زخول پر شیلے (؟) خوددنی خریدنے کی مراعات دیجائینگی۔ اینگلو انڈین اور ہندوستان میں رہائش پذیر یورپینوں کو تاہم ۵۵/- روپے ماہوار بطور کم از کم تنخواہ کے دیا جائے گا۔ اور اس کے علاوہ مہنگائی الاؤنس حسب معمول دیا جاوے گا۔ قابلیت :- کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا امتحان میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن میں جبکہ نتائج کا اعلان ڈویژنوں میں کیا گیا ہو۔ جونیئر کیمبرج یا اس کے برابر کا امتحان پاس کیا ہونا ضروری ہے۔ عمر :- ۱۸ و ۲۵ سال کے درمیان اور اچھوت اقوام کے لئے ۲۸ سال تک ہونی ضروری ہے۔ مفصل تفصیلات سیکرٹری کے پتہ پر اپنا نام لکھا ہوا اور ٹکٹ لگا ہوا لفافہ بھیج کر معلوم کریں۔

احمدیت کے متعلق پانچ سوالات

۱۔ کیا احمدیت کا اظہار کرنا ضروری ہے (۲) غیر احمدی امام کے پیچھے نماز کیوں جائز نہیں ۳۔ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے۔ پھر ہم کیوں احمدی نام رکھیں اور ایک نیا فرقہ قائم کریں۔ (۴) کیا قرآن شریف و حدیث شریف سے فرض ہے کہ ہم اپنی نجات کے لئے مسیح و مہدی کو علانیہ طور پر مانیں؟ (۵) کیا مذکورہ بالا حالات کے ماتحت خفیہ بیعت قبول کی جائے گی۔

جواب :- منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ دوسرا ایڈیشن مزید اضافے کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ طالب حق کو مفت۔ تبلیغ کے لئے ایک روپیہ کے آٹھ معہ محصولڈاک۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

سرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ ککروں نظر کی کمزوری پیپ وغیرہ آنے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کا ضرر اس میں نہیں ہے۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھ کی بیماریوں کا اثر تمام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے۔ اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس کی صحت میں بھی اچھے سرمہ کا استعمال نہایت ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸/- چھ ماشہ ۵/- تین ماشہ ۱۲/- علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور

تین ماہ میں اٹھرا کا علاج

پڑھیئے اور فائدہ اٹھائیے

یہ وہ مرض ہے۔ جس کو ہر فرد بشر جانتا ہے جس کا علاج طبیب کم سے کم سال بھر میں کرتے ہیں۔ ہمارے بزرگ سید بزرگ شاہ صاحب لاہوری جو کہ اپنے وقت کے بڑے طبیبوں میں استاد مانے جاتے تھے۔ انکا تین ماہ کا اکثر طبیہ علاج مشہور تھا۔ سو ہمارے بزرگوں کا یہ نسخہ صدری چلا آ رہا ہے۔ اور قریباً سو برس کا تجربہ شدہ نسخہ ہے۔ منگوا کر آزمائیے اور فائدہ اٹھائیے۔ قیمت تین ماہ مکمل کورس ۹ روپے علاوہ محصولڈاک۔ حکیم حاذق سید مہر علیشاہ مالک دواخانہ رفاہ قادیان

با اجازت امور عامہ

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دارالعلوم قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بیت المقدس ۱۱ اگست - یہودیوں کی نیشنل کونسل نے حکومت برطانیہ کو متنبہ کیا ہے کہ فلسطین میں آنے والے یہودیوں کو روکنے کی کوشش نہ کی جائے اس سلسلے میں یہودی اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے پر آمادہ ہیں۔

لنڈن ۱۱ اگست بصرہ میں ہندوستانی فوج پہنچنے کے متعلق حکومت ایران نے جو احتجاج کیا تھا وہ ایک یادداشت کی صورت میں لنڈن پہنچا دیا گیا ہے۔ برطانیہ اس پر ہمدردانہ غور کرنے کے لئے تو تیار ہے۔ لیکن ہندوستانی فوجی دستہ کو واپس بلانے پر آمادہ نہیں۔

مدراس ۱۱ اگست مشہور ہندوستانی جلاوطن راجہ مہندر پرتاپ ہندوستان پہنچ گئے ہیں۔ آپ ایک مشہور انقلاب پسند ہیں۔ اور قریباً تیس سال پیشتر وہ ہندوستان سے بھاگ گئے تھے اور روس اور جاپان میں مقیم رہے ہیں۔

مدراس ۱۱ اگست - حکومت مدراس نے ایک حکم کے ذریعے کپڑے کی فروخت رمضان المبارک کے ایام میں صرف مسلمانوں کے لئے مخصوص کر دی ہے۔

نئی دہلی ۱۱ اگست وزیر اعظم بنگال مسٹر سہروردی نے ایک بیان میں کہا اگر دیانتداری کا مسلک اختیار کیا جائے تو لیگ اب بھی تعاون کرنے پر آمادہ ہے۔ لیکن اگر لیگ کو نظر انداز کیا گیا تو پوری قوت سے مقابلہ کریں گے۔ اور اس سلسلہ میں بنگال میں متوازی حکومت قائم کریں گے

پیرس ۱۲ اگست - آج پھر صلح کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا جس میں اس مسئلہ پر بحث کی گئی کہ جن ممالک کو کانفرنس میں نمائندگی نہیں دی گئی اگر ان سے تعلق رکھنے والا کوئی مسئلہ زیر بحث ہو تو انہیں بھی شامل ہونے کی اجازت دی جائے۔ اس سلسلے میں البانیہ۔ مصر اور میکسیکو کو بھی نمائندگی دینے کے سوال پر غور کیا گیا۔

بمبئی ۱۲ اگست پنڈت نہرو نے طلبا کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ایک غلام ملک میں طلبا کا سیاست میں حصہ لینا ناگزیر ہے۔ لیکن انہیں اس سلسلے میں طلبا کی راہنمائی کرنے کی کوشش نہیں کرنا چاہیئے بلکہ سیاسیات کو سیکھنے کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے

طہران ۱۲ اگست - حکومت ایران نے پیرس میں ہونے والی صلح کانفرنس سے مطالبہ کیا ہے کہ اگر ایسے ممالک کو بھی کانفرنس میں بلایا گیا جو ابتداء میں اس کے ممبر نہیں تھے تو پھر ایران کو بھی نمائندہ بھیجنے کا حق ہونا چاہیئے۔

حیفا ۱۲ اگست آج دو مزید جہاز فلسطین کے ساحل پر دیکھے گئے ان میں بارہ سو یہودی سوار ہیں جو ملک میں ناجائز طور پر داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔

الہ آباد ۱۱ اگست - ایک دوکاندار کو تیل کے کنٹرول ریٹ سے ڈیڑھ آنہ زائد وصول کرنے کی پاداش میں عدالت نے ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔

بمبئی ۱۲ اگست - پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس نے ایک مکتوب وائسرائے کو بھیجا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس میں عارضی گورنمنٹ کے متعلق وائسرائے کی تازہ تجاویز کا جواب دیا گیا ہے۔ غالباً چند دنوں تک پنڈت نہرو دہلی میں وائسرائے سے اس سلسلے میں ملاقات کریں گے۔ جب کہ گاندھی جی بھی وہاں موجود ہوں گے۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج بھی جاری رہا۔ جس میں عارضی گورنمنٹ کی تشکیل کے سوال پر بحث ہوتی رہی:-

لاہور ۱۲ اگست - پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا ایک اہم اجلاس تین گھنٹے تک ہوتا رہا جس میں ڈائریکٹ ایکشن کے سلسلہ میں تفصیلی تجاویز زیر غور رہیں۔ ملک فیروز خان نون اور ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے عہدیداروں کو خاص طور پر اس میں شمولیت کے لئے دعوت دی گئی تھی۔

الہ آباد ۱۲ اگست :- یو۔ پی کے بنکوں کے ملازمین کا ایک وفد مسٹر رفیع احمد قدوائی ہوم منسٹر سے ملا۔ اور اپنے مطالبات پیش کئے۔ ہوم منسٹر نے وعدہ کیا ہے۔ کہ کارخانوں سے متعلق قوانین بنکوں میں بھی نافذ کر دیئے جائیں گے

بمبئی ۱۲ اگست - آل انڈیا امپیریل بینک اینڈ لوئر گریڈ سٹاف یونین کے جنرل سیکرٹری مسٹر دالوی نے ایک خط کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ان یونینوں کو دوبارہ سرکاری طور پر تسلیم کر لیا جائے جنہیں حال ہی میں تسلیم کرنے سے انکار کر دیا گیا ہے۔

مدراس ۱۲ اگست وزیر اعظم مدراس نے ایک تقریر میں کہا۔ صوبہ میں امن قائم رکھنے کی پوری کوشش کی جائے گی۔ اس بارے میں کسی پارٹی اور فرقہ کا لحاظ نہیں کیا جائے گا آپ نے فرقہ وارانہ فسادات کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ ہر جگہ صلح کمیٹیاں بنائی جائیں گی۔ جن میں ہندو اور مسلم ممبران لئے جائیں گے۔

لاہور ۱۱ اگست - لاہور ہائیکورٹ میں دو ججوں کا اضافہ ہونے والا ہے اس سلسلے میں سیالکوٹ کے ایڈووکیٹ مسٹر محمد امین اور لاہور کے ملک حبیب اللہ کے تقرر کی امید ہے

واشنگٹن ۱۱ اگست ایک اطلاع کے اندر امریکہ میں اشیاء کی قیمتیں تیرہ فی صدی بڑھ گئی ہیں۔ موجودہ قیمتیں اگست ۱۹۳۹ء کی نسبت ۹۲ فی صدی زیادہ ہیں:-

واشنگٹن ۱۲ اگست :- صدر ٹرومین نے ایک بیان میں بتایا کہ وہ فلسطین کی نئی سکیم کے متعلق ابھی کسی نتیجہ پر نہیں پہنچے:-